Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۵ء | نمبر (۶)

مسلم آزار کتابوں کے خلاف صدائے احتجاج غلط طریق ہے

صحیح اور معقول علاج جواب ہے

امرتسر کی جامع مسجد میں مسلمانوں کا ایک بہت بڑا جلسہ اس غرض سے منعقد کیا گیا کہ پادری غلام مسیح کی کتاب تحقیق الاسلام کے دل آزار حصوں اور ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جاوے۔ چنانچہ جلسہ میں ان دل آزار حصوں کے متعلق اظہار ملامت کیا گیا۔ اور یہ تجویز پاس کی گئی کہ حکومت سے التجا کی جاوے کہ اس قسم کی کتابوں کی اشاعت کو روکنے کے لیئے لازمی تدابیر کی جاویں اور ان کتابوں کے پرنٹروں اور پبلشروں کے خلاف مقدمہ چلایا جاوے۔

میں مسلمانوں کے اس طریق احتجاج کو بجائے خود نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور حکومت سے اس قسم کی استمداد

اپنی کمزوری اور شکست کا اعلان ہے

اگر میں غلطی نہیں کرتا تو غالباً ۱۸۹۸ء میں پادری احمد شاہ شایق نے ایک نہایت ہی دل آزار کتاب امہات المومنین کے نام سے شائع کر کے اس کی ہزاروں کاپیاں مفت تقسیم کیں۔ لاہور کی انجمن حمایت اسلام نے اس کے متعلق حکومت کے پاس ایک میموریل بھیجا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میموریل کی مخالفت کی۔ اور میموریل کی بجائے جواب دینا ضروری قرار دیا۔

حکومت نے اس وقت کسی قسم کی دست اندازی سے احتراز کیا۔ اگرچہ اس وقت پنجاب گورنمنٹ کے زاویہ نگاہ میں بہت بڑا فرق ہو چکا ہے اور اس نے متعدد کتابوں یا اخباروں پر اس قسم کے مقدمات چلائے ہیں۔ اور وہ دل آزار لٹریچر کا نوٹس لیتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریق پسندیدہ نہیں ہے کہ ہم ایسی کتابوں کا جواب دینے کی بجائے گورنمنٹ کے دروازہ کو کھٹکھٹائیں۔

اور اس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنے ہوں گے کہ ہم ایسے اعتراضات کا جواب نہیں دے سکتے ہیں۔ جب کبھی بھی ایسی تحریک کسی قوم کی طرف سے ہوئی ہے اس کی مخالفت کی ہے اور نیک نیتی سے کی ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے معتقدات پر غور کرے اور جو اعتراضات اُسے نظر آتے ہیں کرے۔ اور اس مذہب کے ماننے والوں کا فرض ہے کہ وہ اس کو جواب دیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اعتراضات کا طرز دل آزار نہ ہو۔ اور شرافت اور اخلاق کے پہلو سے گرا ہوا نہ ہو۔ یہ سچ ہے کہ آج کل جو اعتراضات کیئے جاتے ہیں ان کی غرض و غایت تحقیق نہیں ہوتی۔ بلکہ محض دشنام دہی کا رنگ ہوتا ہے۔ لیکن اس طریق کا بند کرنا ہمارے اپنے اختیار میں ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ تمام مذاہب کے لیڈر مل کر سمجھوتہ یا معاہدہ کر لیں اور اس پر عملدرآمد کرنے کے ذمہ دار ہوں۔ کوئی فریق ...... دوسرے مذہب پر ایسا اعتراض نہ کرے جو خود اس کی مسلمہ کتابوں پر بھی عاید ہو سکتا ہو۔ اور ایسا ہی ہر ایک مذہب کی مسلمہ کتب کی ایک فہرست شائع ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ اعتراض اگر کیا جاوے تو ان کی بنا پر ہو ایسی کتابیں جو کسی صورت میں بھی قابل تسلیم نہ ہوں یا ایک فریق ان کو نہ مانتا ہو ان کی بنا پر اعتراض کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ ایسا ہی اخلاق اور شرافت کو چھوڑ کر بازاری الفاظ میں اعتراضات کرنا بھی کسی سچے طالب حق کا کام نہیں ہو سکتا +

(خواجہ پریس بٹالہ میں احمد وجودی صاحب پرنٹر نے چھاپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شایع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض مذہبی مناظرات کے متعلق ایک قانون باہم تبادلہ خیالات سے قائم ہو سکتا ہے۔ اور جبتک یہ نہ ہوگا۔ اس قسم کی کتابیں اور رسالے شائع ہوتے رہیں گے۔ اس لیئے اس بلا یا وبا کا تدارک اس قسم کی احتجاجی تدابیر یا تعزیرات حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے لیئے وہی حقیقی راہ ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مذاہب کے لیڈروں کو دعوت دی تھی۔ اب یہ آئے دن کی مشکلات اور مصائب لوگوں کو اسی طرف آنے کے لیئے مجبور کریں گی یا تو وہ خود باہم ایک معاہدہ کریں گے۔ اور اگر یہ نہیں ہوگا تو حکومت اس کے تدارک کے لیئے انہیں لائنوں پر قانون بنانے پر مجبور ہوگی +

بہر حال یہ طریق جو اختیار کیا جا رہا ہے۔ یہ غلط ہے۔ بہترین طریق یہی ہے کہ ہر اس قسم کی کتاب کا دندان شکن جواب دیا جاوے۔ اور جبتک یہ لوگ اپنے رویہ کو نہ بدلیں اس وقت تک الزامی جوابات بھی زیر نظر رہیں گو تحقیقی جواب مقدم ہوں +

مسلمانوں نے یہ سبق احتجاج ہندوؤں سے سیکھا ہے۔ جو اپنے احتجاج کو صرف اخبارات اور ریزولیوشنز تک ہی نہیں رکھتے بلکہ کونسل میں سوال کرتے ہیں + ابھی پچھلے دنوں پنجاب کی قانونی کونسل میں جناب میر قاسم علی صاحب کی کتاب عمارشی کے متعلق سوالات ہوئے۔ آریہ سماج کی طرف سے کوشش کی گئی کہ اس کتاب پر مقدمہ چلایا جاوے

یہ آریہ سماج کی شکست ہے

کہ وہ اس کا جواب دینے کی مقدرت نہیں رکھتی۔ اس لیئے چاہتی ہے کہ حکومت کو کھڑا کر کے انتقام لے۔

ایسا ہی مسلمان جب اس قسم کی کارروائی کریں اور حکومت سے مدد چاہیں تو میں اس کے یہی معنے سمجھتا ہوں کہ مسلمان جواب دینے کی قابلیت نہیں رکھتے۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی کتابوں کا جواب دیا جاوے مشکل تو یہ ہے کہ ہمارے علماء سوء جس کام کی اہلیت نہیں رکھتے وہ اس میں مداخلت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب صحیح طریق ان کو بتایا جاوے تو وہ نفسانیت کی وجہ سے اُسے اختیار نہیں کرتے +

ہمارے امام نے اس مقصد کے لیئے ایک خاص محکمہ تالیف و تصنیف قائم کیا ہے۔ اور اس کی غرض صرف یہ ہے کہ اسلام کے خلاف جس قدر کتابیں لکھی جاتی ہیں خواہ وہ کسی زبان میں ہوں ان کا جواب دیا جاوے اور حقائق و معارف اسلام کی اشاعت کا مستقل تصانیف کی صورت میں انتظام کیا جاوے +

ایسی کتابوں کے جواب نہ دینے سے یہ نقص بھی پیدا ہوتا ہے کہ بعض لوگ جو کمزور طبیعت کے ہوتے ہیں۔ یا جن کے علمی اور مذہبی معلومات محدود ہوتے ہیں وہ شبہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اور جب دیکھتے ہیں کہ مسلمان جواب دینے کی بجائے مقدمہ بازی کی طرف آتے ہیں تو اور بھی شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح پر گویا ہم اپنے ہاتھ سے ارتداد کا راستہ تیار کرتے ہیں۔ اور دیوبندی حضرات نے تو ارتداد کی سزا قتل قرار دے کر آگے ہی اسلام کو بدنام کر دیا ہے گویا

اسلام تعلیم کے ذریعہ نہیں بلکہ تلوار کے ذریعہ قائم رہ سکتا ہے

ایسے دشمنانِ اسلام کی موجودگی میں غیروں سے جھگڑا کرنا ایک غلط کاری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس قسم کے گندے لٹریچر کو جمع کیا جاوے اور اس کا ایک مستقل جواب دیا جاوے اور یہ کام ان لوگوں سے نہیں ہو سکتا + آج تک دیوبندی طائفہ نے اس خصوص میں کیا کیا ہے۔ جو آئندہ اُن سے توقع ہو +

بہر حال یہ طریق غلط اور یہ راستہ ہلاکت کا راستہ ہے۔ بے شک ہم اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ اس قسم کا فحش اور گندہ لٹریچر بند ہونا چاہیئے۔ مگر اس کے لیئے یہ طریق نہیں جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ہم اس امر کی بھی پرزور تائید کرتے ہیں کہ اس قسم کا قانون ضرور ہونا چاہیئے جو مذہبی مناظرات کی اصلاح کا موجب ہو۔ لیکن وہ قانون انہیں اصولوں پر ہونا چاہیئے۔ جن سے مذہبی آزادی میں خلل واقع نہ ہو۔ اور اس میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو +

اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہر مذہب کا ماننے والا اس امر کا پابند ہو کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے گا۔ اور دوسرے مذاہب پر دل آزار حملے نہ کرے گا۔ اور نہ ان کی مسلمہ کتابوں سے باہر کوئی اعتراض کرے گا + جبتک اس طریق کو اختیار نہ کیا جاوے اس وبا کا انسداد مشکل ہے + پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ وہ احتجاجی جلسے کریں اور ریزولیوشن پاس کریں وہ ایسی کتابوں کا معقول جواب دیں۔ اور مناظرات مذہبی کی اصلاح کے لیئے ایک متفقہ معاہدہ یا قانون کی تجویز کریں۔ اس کے ساتھ ہی یہ کہدینا بھی ضروری ہے کہ جو صاحب کوئی ایسی کتاب یا رسالہ یا اخبار پڑھیں جس میں اسلام پر اعتراض کیا گیا ہو وہ ناظر تالیف و تصنیف قادیان کے پاس بھیجدیں۔ انشاء اللہ اس صیغہ کی طرف سے اس کا معقول جواب مناسب طریق پر شائع ہو سکے گا +

دار الامان کا ہفتہ

حضرت اقدس کی صحت الحمد للہ اچھی ہے + غالباً آپ چند روز کیلئے بغرض تبدیل آب وہوا دریائے بیاس کے کنارے جائیں۔

اس ہفتہ میں آپ نے خطبہ جمعہ کے علاوہ دو پبلک تقریریں فرمائیں ایک مسلم گروپ کے ماہواری جلسہ میں جو بعد نماز جمعہ ہوا + حضرت خلیفۃ المسیح نے اساتذہ اور صیغہ تعلیم کے ذمہ دار افسروں کو خصوصاً توجہ دلائی کہ وہ طلباء کے تلفظ و لہجہ کی اصلاح کا خیال رکھیں۔ اور ایسا ہی ان کے اخلاق اور عادات کی نگرانی ضروری ہے + غرض ان کی تعلیم و تربیت کے سوال پر ان کو متوجہ کیا + دوسری تقریر آپ نے ۱۱۔ فروری ۱۹۲۵ء کو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں جماعت کو مالی قربانیوں کے لیئے تحریک یہ کی جس میں سفر یورپ اور تبلیغ کے بڑھتے ہوئے کام کے لیئے ایک لاکھ کی اپیل بھی آپ نے کی۔ جماعت قادیان نے معاً تیرہ ہزار کے قریب نقد و وعدہ کی صورت میں پیش کیا +

۵۔ فروری ۱۹۲۵ء کی شب بابو محمد فاضل صاحب کا لڑکا محمد عالم جو مدرسہ احمدیہ کی پانچویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا فوت ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس ہونہار بچہ کا جنازہ خود پڑھا۔ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین کو صبر جمیل

اسی سلسلہ میں دوسری خبر نہایت رنجدہ ہے وہ محترمہ حافظ نظیر بیگم صاحبہ کی وفات کی خبر ہے۔ جو ۵۔ فروری ۱۹۲۵ء کو ساڑھے چار بجے لودہانہ میں واقعہ ہوئی۔ اور ۶۔ فروری ۱۹۲۵ء کو مرحومہ کا جنازہ ان کے مخلص شوہر سید فضل الرحمان صاحب آف کمرشل ہاؤس منصوری لے کر آئے۔ ان کے ہمراہ مرحومہ کے معزز بھائی بابو فضل محمد خان صاحب شملوی اور شیخ عبد الحکیم صاحب سکرٹری تبلیغ شملہ اور سید حافظ عبد الوحید صاحب اور عزیز مکرم سید عبد الحی صاحب بھی تھے۔ بعد نماز عصر حضرت نے خود جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ کے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور خود جاکر مقبرہ بہشتی میں دفن کرایا۔ مرحومہ کی ذات سے احمدی مستورات کی بہت سی توقعات تھیں۔ محترمہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی وفات کے بعد احمدی خواتین میں یہ موت بہت ہی صدمہ رساں ہے۔ میں نے چونکہ مرحومہ کے متعلق ایک مبسوط مضمون تادیب میں لکھا ہے۔ اس لیئے اس وقت صرف اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔ وہ قرآن مجید کی حافظہ۔ انگریزی میں انٹرنس تک کی قابلیت اور عربی کی اچھی استعداد رکھتی تھیں۔ احمدی خواتین کی بہتری اور بھلائی کا درد ان کے دل میں تھا۔ اور سلسلہ کی اشاعت و تبلیغ آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کے لیئے ایک جوش ان میں پایا جاتا تھا۔

اس صدمہ میں کمرشل ہاؤس منصوری کے خاندان اور بابو فضل محمد خان صاحب کے ساتھ عموماً اور سید فضل الرحمٰن صاحب کے ساتھ خصوصاً عام ہمدردی ہے۔ اللہ تعالی مرحومہ کو اپنی رضا کے اعلے مقام پر اٹھائے۔ اور ان کی نیک اور پاک خواہشوں کے لیئے جو وہ احمدی قوم کے لیئے رکھتی تھیں پورا کرنے کے سامان کر دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ آمین۔

ایک اور موت۔ ۱۱۔ فروری ۱۹۲۵ء کو برادر محمد امین خان صاحب مالک امانت شاپ جو قادیان میں ہجرت کر کے آئے ہوئے تھے۔ ٹائیفائیڈ بخار سے کوئی تین ہفتہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ مرحوم تین بچے اور بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالے انہیں جنت الفردوس میں مقام رضا عطا فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہر احمدی کی توجہ کے قابل

طاعون کا صحیح اور مکمل علاج

از

حضرت اقدس مرسل ربانی جری اللہ فی حلل الانبیاء مہدی معہود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر احمدی کو طاعونی ایام میں ان ہدایات پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے

چونکہ وبائے طاعون خدائی غضب اور قہر الٰہی ہے اور اس کے فرستادہ کی مخالفت اور بدکاریوں پر دلیری کی وجہ سے دنیا پر نازل ہوا ہے اس لئے اس کا صحیح اور مکمل علاج وہی ہو سکتا ہے جو اس کا فرستادہ بتلائے۔ بجز اس کے باقی سب راستے دشوار گذار ہی ہیں۔ ہاں خدا کے فرستادہ کے بتائے ہوئے طریقے یقیناً بے خطا ہی ہوتے ہیں۔ پس وہ بے خطر راہ جو طاعونی ایام میں طاعون زدہ علاقوں میں اور طاعونی بیمار کے لئے ہو سکتی ہے وہی ہے جو خدا کا مرسل بتائے۔ وہی تجویز کارگر ہی ہو گی انشاء اللہ۔ لہٰذا اسی بنا پر میں نے چاہا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی بتلائی ہوئی ہدایات پر احباب کی توجہ کو پھیر دوں۔ جو اپنی قدر کے لحاظ سے نہایت ہی قیمتی اور شان میں بہت ہی بڑی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طاعون کے لئے تین طرح کا علاج بتایا ہے (۱) اسباب تندرستی اور قانون صحت۔ (۲) طبی علاج (۳) روحانی علاج۔ اور ان تینوں قسم کے علاجوں میں سے ہر ایک پر ہی کاربند ہونے کے لئے تاکید فرمائی ہے پس میں ذیل میں تینوں قسم کے علاجوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی الفاظ میں ترتیب وار علیحدہ علیحدہ درج کرتا ہوں۔ اور احباب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ ان ہدایات پر کامل طور پر کاربند ہو جائیں۔ اور ان کو ہمیشہ یاد رکھیں بلکہ اپنی قیمتی نوٹ بکوں میں ان کو درج کر لیں تا وقت پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ وھو ہذا۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

طاعون کسے کہتے ہیں

"طاعون مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا نشانہ خطا نہیں جاتا اور کثرت اموات بہت ہوتی ہے ..... اصل بات یہ ہے کہ طاعون بہت مہلک مرض ہے۔ اول سمجھ لینا چاہیئے کہ طاعون کیا ہوتی ہے۔ وہ ایک شدید تپ آتا ہے۔ غشی متلی درد سر نسیان ہوتا ہے لرزہ بہت ہوتا ہے۔ بے چینی اور سراسیمگی ہوتی ہے پھر چند روز کے بعد ایک پھوڑا نکل آتا ہے کبھی تو وہ پھوڑی پھنسی ہوتی ہے اور کبھی زیادہ۔ اور کبھی یہ بن ران میں نکلتا ہے کبھی پس گوش کبھی گردن میں نکلتا ہے۔ یہاں تک کہ سرسام ہو جاتا ہے۔ غالباً یہ سب کچھ ایک گھنٹہ میں ہوتا ہے ...... اسمیں ایک اختلاف ہے کہ آیا اصل پھوڑے ہیں یا تپ۔ ڈاکٹر تپ کو اصل بتاتے ہیں اور یونانی پھوڑے کو اصل ٹھراتے ہیں۔ میرے نزدیک یونانیوں کی رائے صحیح ہے۔ کیونکہ توراۃ میں بھی پھوڑوں ہی کا ذکر ہے۔ ہاں تپ لازمی ہے .... بعض اوقات تپ قائمقام ہوتا ہے اور کبھی نہیں بھی۔ بلکہ بیمار تپ سے پہلے ہی رخصت ہو جاتا ہے۔ غرض اصل تپ نہیں بلکہ پھوڑا ہے۔ پھوڑا اگر چیرا جاتا ہے اور مواد نکل جاتا ہے تو تپ بھی کم ہو جاتا ہے۔" (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

اسباب طاعون کیا ہیں

"یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ مرض چوہوں سے پھیلتا ہے یہ بھی منجملہ دیگر اسباب کے ایک سبب ہے ..... میں نے اس مرض کے اسباب کو خوب زیر نظر رکھ لیا ہے بات یہ ہے کہ اس مرض کے کئی حصے ہوتے ہیں۔ اس لئے طبیب کو مناسب اور لازم ہے کہ وہ ہر حصہ اور سبب کی رعایت ملحوظ رکھے ...... آج کل کی تحقیقات میں طاعون کی جڑ کیڑے اور اجرام صغیرہ ثابت ہوتے ہیں۔ میں بھی اس تحقیقات کو پسند کرتا ہوں کیونکہ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں جہاں یہ ذکر آیا ہے وہاں نغف اس کا نام رکھا گیا ہے اور نغف اس کیڑے کو کہتے ہیں جو بکری اور اونٹ کی ناک سے نکلتا ہے۔ اور اسے طاعون قرار دیا گیا ہے ..... دوسرا سبب پلیدی۔ تیسرا سبب سمیت۔ چوتھا سبب تپ۔ پانچواں سبب پھوڑے" (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

علاج قسم اول یعنی اسباب تندرستی اور قانون صحت

"یہ مرض پلیدی اور ناپاکی سے پیدا ہوتا ہے۔ جہاں اچھی صفائی نہیں ہوتی۔ مکان کی دیواریں بدنما اور قبروں کا نمونہ ہیں۔ نہ روشنی ہے نہ ہوا آ سکتی ہے وہاں عفونت کا زہریلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے قرآن کریم میں جو آیا ہے۔ والرجز فاھجر س ۲۹ ہر ایک قسم کی پلیدی سے پرہیز کرو ..... پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے اس لئے لازم ہے ... کہ کم از کم جمعہ کو غسل کیا کرو۔ ہر نماز میں وضو کرو۔ جماعت کھڑی کرو تو خوشبو لگا لو۔ عیدین میں اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیت اور عفونت سے روک ہو گی .... کافور کا استعمال کرنا سنت ہے یہ اس لئے کہ کافور ایسی چیز ہے جو وبائی کیڑوں کو مارتی اور سمیت کو دور کرتی ہے انسان کے لئے ٹھنڈک پہنچاتی ہے بہت سی عفونتی بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ اس لئے قرآن میں حکم ہے کہ مومنوں کو کافوری شربت پلایا جائے گا اور آج کل کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ کافور جیسا ہیضہ کے لئے مفید ہے ویسا ہی طاعون کے لئے مفید ہے میں اپنی جماعت کو بتلاتا ہوں کہ یہ بہت بڑی مفید چیز ہے اور میرا اعتقاد ہے کیونکہ قرآن کریم نے بتلایا ہے کہ یہ عفن کو روکتا ہے اور سکینت اور تفریح دیتا ہے یہ ہم کو رغبت دلاتا ہے۔ کہ کافور کا استعمال کیا کریں آج کل ایک بات اور ثابت ہوئی ہے کہ کافور کے ساتھ جدوار استعمال کریں پس جدوار کو لیکر سرکہ میں ملا کر گولیاں بنانی چاہیئے۔ اور دو دو رتی کی گولیاں بنا کر تازہ لسی کے ساتھ استعمال کرو۔ عورتوں اور بچوں کو یہ گولیاں روزمرہ اگر استعمال کرائی جائیں تو بہت مفید ہے ..... دراصل یہ مرض تو ایسا ہے کہ کسی علاج پر بھروسہ کرنا تو غلطی ہے۔ جبتک کہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل نہ ہو۔ مگر عام اسباب تندرستی اور قانون صحت میں سے حفظ ما تقدم بھی ایک عمدہ چیز ہے اور فائدہ مند ثابت ہوا ہے پس مناسب ہے کہ سمیت اور عفونت پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کیا جاوے۔ اور بعض تیز غذاؤں سے جو دوران خون کو تیز کرتی ہیں۔ جیسے بہت گوشت اور بہت میٹھا یا حد سے زیادہ دھوپ میں پھرنا یا سخت شدید محنت کرنا ان سے پرہیز کرنا مناسب ہے۔ رعایت اسباب ہماری شریعت میں منع نہیں ہے ..... بو علی سینا بھی اس امر پر زور دیتا ہے کہ ان گھروں کی صفائی کی جائے۔ کیونکہ جب تک سبب موجود ہے۔ نتیجہ زائل نہیں ہو سکتا طبیب کیا کر سکتا ہے۔ ماشہ دو ماشہ دوا دے گا۔ مگر وہ عفونت جو سانس کے ذریعہ اندر چلی جاتی ہے اس کو وہ دوا کیا کرے گی۔ اس گھر میں بیٹھکر طاعون کا کیا علاج ہو سکتا ہے ..... ردی غذائیں اور نمی ہوائیں اس مرض کو بہت زیادہ پھیلاتی اور خطرناک بنا دیتی ہیں۔ زمین کے نشیبی حصے سے ایسی نمی ہوائیں تنفس کے ذریعہ یا غذا کے ذریعہ انسان کے خون میں سمیت اور عفونت پیدا کرتی ہیں" (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

"حتی المقدور ہر روز غسل کریں اور پوشاک بدلیں اور بدرویں گندی نہ ہونے دیں۔ اور مکانوں کی اوپر کی چھت میں رہیں اور مکان صاف رکھیں اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں اور کوشش کریں کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو۔ اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو جہاں تک ممکن ہو گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلا دیں۔ اور اس قدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کی موسم سے مشابہ ہو اور گندھک بھی جلا دیں۔ اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں اور دود نخ عفرنی کے ہار ہر دروازہ پر لٹکا دیں" (اشتہار دوائی طاعون)

گورنمنٹ کی ہدایات کے متعلق حکم

"گورنمنٹ انگلشیہ نے ایک ضرورت اور اشد ضرورت کی وجہ سے ..... یہ قانون پاس کیا ہے کہ جس گھر میں طاعون کی واردات ہو اس گھر کے رہنے والے باہر نکال دیئے جاویں۔ اور عند الضرورت ہمسائے اور محلہ دار اور اشد ضرورت کی صورت میں گاؤں کا گاؤں ہی خالی کر دیا جاوے۔ بیمار الگ رکھے جاویں اور تندرست الگ رکھے جاویں۔ اور وہ مقام جہاں ایسے لوگ رکھے جاویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہلکی ہوا میں ایسی جگہ پر ہو۔ جس کے نشیب میں پانی نہ ہو اور خوب آمد رفت ہو سکے اور اس کے متصل ہی قبرستان بھی ہو تا کہ مرنے والوں کو جلدی دفن کر سکیں تا ایسا نہ ہو کہ ان کے تعفن سے ہوا اور زہریلی نہ ہو...... یہ اصول کہ جس گاؤں میں بیماری ہو وہاں کے لوگ الگ کئے جاویں اور آمد و رفت کے راستہ بند کئے جاتے ہیں۔ اور مریضوں کو ایک کھلے میدان میں رکھا جاتا ہے۔ اور بسا اوقات سارے گاؤں کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ گویا اس سرزمین سے سب کو نکال دیا جاتا ہے۔ ہماری کتابوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے...... میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ نے جس قدر ہدایات جاری کی ہیں وہ صحت کے لئے بہت مفید ہیں ×...... میں نے ان تجاویز پر جو گورنمنٹ نے مریضان طاعون کے متعلق شائع کی ہیں۔ غور کیا ہے اور میں بلا خوف لومۃ لائم کہتا ہوں کہ یہ تجاویز بہت ہی مناسب اور موزوں ہیں مثلاً یہ کہ اس گھر کو یا بعض اوقات عند الضرورت محلہ کو خالی کیا جائے اور مریض کو الگ رکھا جائے یہ سب بالکل درست اور ٹھیک ہے (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء) ×

گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے...... طاعون سے بچانے کیلئے ٹیکا کی تجویز کی ہے...... لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے...... اس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ طاعون وغیرہ امراض میں علاج کرانا گناہ نہیں ہے..... لیکن میں اس بات کو معصیت سمجھتا ہوں کہ خدا کے اس نشان کو مشتبہ کر دوں جیسا کہ ٹیکے کے لگانے سے جس نشان کو وہ ہمارے لئے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور میں اس کے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک کر کے ٹیکا کی طرف رجوع کرنا نہیں چاہتا اور اگر میں ایسا کروں تو یہ ایسا گناہ میرا قابل مواخذہ ہوگا...... میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے۔ اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً اور مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا۔" (کشتی نوح)

علاج قسم دوم یعنی طبی علاج

کونسا علاج بہتر ہے

"یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الٰہی وعدہ کے مقابل اس لئے انسانی تدبیروں سے پرہیز کرنا لازم ہے تا نشان الٰہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب نہ کرے لیکن اگر ساتھ اسکے خدا تعالیٰ اپنے کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھا دے یا کوئی دوا بتلا دے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ حارج نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے۔ جس کی طرف سے وہ نشان ہے" (کشتی نوح)۔ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ کیا ہم دوا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں دوا کرو۔ کوئی مرض ایسا نہیں کہ جس کی دوا نہ ہو۔ ہاں یہ بالکل سچی بات ہے کہ کوئی طبیب یا ڈاکٹر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ فلاں دوا فائدہ کرے گی" (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

علاج طاعون

(۱) "ہم بھی ایک دوا تیار کر رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ مند ہوگی ×...... میں نے بھی ایک دوا تیار کرنی چاہی ہے۔ اور میں اس کے تیار کرنے میں لگا ہوا ہوں" × (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

(۲) "ایک دوا علاج طاعون کے لئے بصرف مبلغ دو ہزار پانچسو روپیہ میں تیار ہوئی ہے۔ اور ساتھ اس کے ظاہر بدن پر مالش کرنے کے مرہم عیسیٰ بھی بنائی گئی ہے۔ یعنی وہ مرہم جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان چوٹوں کے لئے بنائی گئی تھی جبکہ نا اہل یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچا تھا۔ یہی مبارک مرہم چالیس دن برابر جناب مسیح علیہ السلام کی ان صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی گویا دوبارہ زندگی ہوئی۔ یہ مرہم طاعون کے لئے بھی نہایت درجہ مفید ہے۔ بلکہ طاعون کی تمام قسموں کے لئے فائدہ مند ہے مناسب ہے کہ نعوذ باللہ بیماری طاعون نمودار ہو تو فی الفور اس مرہم کو لگانا شروع کردیں کہ یہ مادہ سمیت کی مدافعت کرتی ہے اور پھنسی پھوڑے کو تیار کر کے ایسے طور سے پھوڑ دیتی ہے کہ اس کی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن میں پھیلتی ہے لیکن کھانیکی دوا جس کا نام ہم نے تریاق الٰہی رکھا ہے۔ اس کے استعمال کا طریق ہم نے یہ رکھا ہے کہ اول بقدر فلفل گرد کھانا شروع کریں۔ اور پھر حسب برداشت مزاج بڑھاتے جاویں۔ اور ڈیڑھ ماشہ تک بڑھا سکتے ہیں اور بچوں کے لئے جن کی عمر دس برس سے کم ہے۔ ایک یا ڈیڑھ رتی دیجا سکتی ہے اور طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے جب یہ دوا کھائیں تو مفصلہ ذیل دواؤں کے ساتھ ان کو کھانا چاہیئے کیمفر کو ۱۵ قطرے۔ وائنم ایپکاک۔ ۹ قطرے سپرٹ کلوروفارم ۱۵ قطرے۔ عرق کیوڑہ۔ ۵ تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنی سرس ۵ تولہ۔ باہم ملا کر اور اس میں چار تولہ پانی ڈال کر گولی کھانے کے بعد پی لیں۔ اور یہ خوراک اول حالت میں ہے۔ ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ساٹھ بوند تک اور وائنم ایپکاک چالیس بوند تک اور سپرٹ کلوروفارم ساٹھ بوند تک اور عرق کیوڑہ بیس تولہ تک اور عرق سرس یعنی سلطان الاشجار پچیس تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے بلکہ مناسب ہے کہ وزن کردہ کے مقدار حسب تجربہ تحمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جائیں تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے مگر بچوں کو بلحاظ عمر کے کم مقدار دینا چاہیئے۔ اگر تریاق الٰہی میسر نہ آسکے تو پھر عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیس کر بقدر سات رتی بڑوں کے لئے اور بقدر دو دو رتی چھوٹوں کے لئے گولیاں بنالیں اور اس دوا کے ساتھ صبح اور شام کھائیں...... اگر یہ دوا یعنی تریاق الٰہی کے لئے دوا یعنی تریاق الٰہی ذیابیطس کیلئے یا اختناق الرحم کے لئے یا دماغ اور نخاع اور اعصاب اور معدہ کی کمزوری کے لئے یا عمومی قویٰ کی کمی کے لئے استعمال کرنی ہو تو کافور وغیرہ عرقیات کے کھانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ ہاں وزن حسب برداشت بڑھا دیں اور یہ دوا حسب الہام الٰہی تیار ہوتی ہے" (اشتہار دوائی طاعون)

(۱) "ایک اور خوشخبری ناظرین کو دیتا ہوں کہ اس جلسہ میں بھی تجویز ہوئی ہے کہ وہ مبارک اور سریع الاثر دوا جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے اس موقعہ پر تیار کی جائے۔ یہ جلیل الشان مرہم ہے جس کا تذکرہ جالینوس کے بعد تمام حاذق طبیبوں کی تالیفات میں پایا جاتا ہے اور تمام اطباء حاذقین کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا اہل اسلام سب اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یہ مرہم ہر ایک قسم طاعون کیلئے مفید ہے۔ اور شیخ الرئیس بو علی سینا بھی اس کی تعریف کرتا ہے ×..... الہام الٰہی سے یہ مرہم تیار کی گئی ...... یہ معجزہ ہے کہ یہ مرہم علاوہ زخموں کے اچھا کرنیکے ہر ایک قسم کی طاعون کیلئے بھی مفید ہے" × (روئیداد جلسہ طاعون)

(۴) میں نے طاعون کے علاج کے لئے ایک مرہم بھی تیار کی ہے یہ ایک پرانا نسخہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت سے چلا آتا ہے اس کا نام مرہم عیسیٰ ہے۔ اگر زمانہ کے سبب سے بعض دواؤں میں تبدیلی ہوگئی ہے...... اور در حقیقت قرابادینوں کے تمام مرکبات میں جو بعض جگہ اختلاف نسخوں کا پایا جاتا ہے اسکا یہی سبب ہے۔ مگر ہم نے بڑی کوشش سے اصل نسخہ[1] تیار کیا ہے اس مرکب کا نام مرہم عیسیٰ ہے۔ اور مرہم حوارین بھی اسے ہی کہتے ہیں۔ اور مرہم الرسل بھی اس کا نام ہے ×...... غرض یہ مرہم عیسیٰ حضرت عیسیٰ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے اور اس میں اب تک وہ تاثیر زخموں اور چوٹوں کے اچھا کرنے کی باقی ہے اور یہ مرہم طاعون کو بہت فائدہ کرتی ہے۔ اور طریق استعمال یہ ہے کہ ان مقامات پر اس کی مالش کی جائے جہاں اکثر طاعون کا دانہ نکلتا ہے جیسا کہ کانوں کے آگے۔ اور گردن کے نیچے اور بغلوں کے اندر اور کنج ران۔ ماسوا اس کے جدوار کی سرکہ کے ساتھ گولیاں بنا کر چنہ رتی کے قریب ہر روز وہ گولیاں چھاچھ کے ساتھ کھایا کریں۔ اور سپرٹ کیمفر اور کلوروفارم۔ اور وائنم ایپکاک باہم ملا کر جو بیس بیس قطرہ سے زیادہ نہ ہو سات تولہ اس میں پانی ڈالدیں اور با قوت ربانی کی اس دوا کے ساتھ جس کا نام ہم نے تریاق الٰہی[2] رکھا ہے۔ تین وقت صبح دوپہر شام استعمال کریں۔ اور تریاق الٰہی نہ مل سکے تو صرف ان عرقیات کو طریق مذکورہ بالا کے ساتھ پی لینا اور جدوار کی گولیاں بھی کھاتے رہنا انشاءاللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اور بچے جن کی عمر دس بارہ سال تک ہے ان کے لئے تین تین قطرے کافی ہے" (ایام الصلح)

(۵) "مرہم حوارین جس کا دوسرا نام مرہم عیسیٰ بھی ہے یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہے جو زخموں اور خراجوں اور نیز زخموں کے نشان معدوم کرنے کے نہایت نافع ہے...... مرہم حوارین کہ مسمّی است بمرہم سلیخا و مرہم رسل و آن را مرہم عیسیٰ نیز نامیدند و اجزائے ایں نسخہ دوازدہ عدد است کہ حوارین جہت عیسیٰ علیہ السلام ترکیب کردہ برائے تحلیل اورام و خنازیر و طواعین و تنقیہ جراحات از گوشت فاسد

---

[1] اصل نسخہ مرہم عیسیٰ کا جس کا ذکر اوپر ہے اس زمانہ سے آج تک صرف کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور میں ہی تیار ہوتا ہے اور اب بھی ضرورتمند احباب حکیم نذیر حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ مبارک منزل نولکھا لاہور سے منگوا سکتے ہیں۔

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی نسخہ تریاق الٰہی کا بھی کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور میں موجود ہے نیز روغن کافور حسب جدوار اور عرق دفع طاعون کارخانہ مرہم عیسیٰ سے مل سکتا ہے جن کا ذکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داد ساخ جہت رو یانیدن گوشت تازہ سودمند ہے" (ست بچن)

(۶) "مرہم عیسیٰ..... چوٹ وغیرہ زخموں کے لئے بہت مفید ہے.. ..... یہ نسخہ مرہم عیسیٰ کا.. الہامی ہے اور اس وقت جبکہ مسیح علیہ السلام کو صلیب پر کسی قدر زخم پہنچے تھے انہیں دنوں میں یہ دوائیں خدا تعالیٰ نے بطور الہام یہ دوائیں ان پر ظاہر کی تھیں" (کتاب البریہ)

(۷) "ایک نسخہ ہے جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے جو طب کی صدہا کتابوں میں لکھا ہوا پایا جاتا ہے..... اور جن کتابوں میں ادویہ مفردہ کے خواص لکھے ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ان چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضربہ یا سقطہ سے لگجاتی ہے اور چوٹوں سے جو خون جاری ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہوجاتا ہے اور چونکہ اس میں مرمکی داخل ہے اس لئے زخم میں کیڑا بھی نہیں پڑتا ہے اور یہ دوا طاعون کے لئے بھی مفید ہے اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں بعض دوائیں اکسیر کی طرح ہیں..... اس دوائی تعریف میں اس قدر کافی ہے کہ مسیح تو اوروں کو اچھا کرتا تھا مگر اس دوا نے مسیح کو اچھا کیا" (مسیح ہندوستان میں)

(۸) "ان مرہم عیسیٰ ینفع کل انواع الحکۃ والجرب والطاعون والقروح وغیرہا من الامراض التی تحدث من فساد الدم" (الحجۃ النور) وغیرہ وغیرہ

علاج قسم سوم یعنی روحانی علاج

"ایک دلیل اور خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی حقیقت کو سمجھانے کے لئے پیش کی ہے اور وہ انبیاء علیہ السلام کے قہری معجزات ہیں..... پھر اس کو اور دلیل میں پیش کیا ہے کہ بعض امراض اس شدت اور ہیبت سے پھیلتی ہیں کہ جنہوں نے اس کا دورہ دیکھا ہوگا وہ کہہ سکتے ہیں کہ قیامت ہی نمونہ ہوتا ہے منجملہ ان امراض شدیدہ کے ایک طاعون بھی ہے۔ جو اس وقت ہمارے ملک میں پڑی ہوئی ہے..... مجھے افسوس ہے کہ باوجودیکہ یہ امراض بہت بری طرح پھیل رہا ہے اور ملک کے ایک بڑے حصہ کو تباہ کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ لیکن میں نہیں دیکھتا کہ لوگوں کو ایک کھا جانے والا غم پیدا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ توبہ استغفار میں مصروف ہوں یا میں نہیں دیکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوں یا نمازوں کی پابندی کا التزام کرتے ہوں۔ بلکہ ظلم اور بد اخلاقی کے طریقے استعمال میں آرہے ہیں..... قرآن کریم میں بھی یہودیوں کی نافرمانی پر طاعون سے ہلاک کرنے کا ذکر ہے۔ ان مقامات تورات اور قرآن کریم پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ یہ انسان کی نافرمانی اور بدکاری سے علاقہ رکھتی ہے۔ کیونکہ سنت اللہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ معصیت کے وقت اسی بیماری سے ہلاک ہوئے یہ خدا تعالیٰ کا ایک قہری نشان ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ یہ تیسرا قیامت کا نشان ہے۔ اس سے قیامت صغریٰ پیدا ہوتی ہے ×..... دراصل جو زمین بدکاریوں اور جفاکاریوں سے متعفن زمین ہو جاتی ہے اس میں یہ سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بڑے بڑے خوفناک طریق پر وہ مبتلائے عذاب ہو جاتی ہے..... متقی بن جاویں۔ دوا بھی کریں اور دعا بھی کریں وعید کی پیشگوئیاں دعاؤں سے ٹل سکتی ہیں۔ یہاں تک کہ دوزخ کا وعید بھی ٹل سکتا ہے۔ لوگ اس طرف توجہ کریں اور رجوع کریں تو اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس ملک اور خطہ کو محفوظ رکھ لے گا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے..... طاعون تمہاری اپنی شامت اعمال سے آئی بہ شرطیکہ لوگ راہ راست اختیار کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ بدکاریاں۔ زناکاریاں۔ چوریاں۔ اور ہر ایک قسم کے مکروفریب اور بداعمال چھوڑ کر ہر طرح کی بداعمالیوں سے اجتناب نہ کریں۔ تو سخت خطرہ اور اندیشہ ہے۔ اور ایک سہمناک اور خوفناک نظارہ ہمارے سامنے ہے..... بات یہ ہے کہ ہم کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور سعادتمندی کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں تب ہی کچھ ہوتا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ خدا کسی کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ خود اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے ×..... کہاں تک انسان غفلت کریگا۔ اس دن سے ڈرنا چاہیئے جب ایک ہی دفعہ ہی وبا آپڑے اور تباہ کر ڈالے۔ حدیث میں آیا ہے کہ قبل از وقت دعا قبول ہوتی ہے خوف وخطر میں جب انسان مبتلا ہوتا ہے تو ایسے وقت میں تو ہر شخص دعا اور رجوع کر سکتا ہے سعادتمند وہی ہے جو امن کے وقت دعا کرے × انسان ان لوگوں کی حالت کا معائنہ کرے جو اس خطرہ میں مبتلا رہیں ×..... پس خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لو اور نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ کئی لوگ ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ پیغمبروں کو بھی معاف نہیں ہوئیں۔ ایسی زندگی چاہیئے جو بالکل نئی ہو۔ استغفار کی کثرت ہو جنکو بہت کثرت اشغال ہو ان کو زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ ملازمت پیشہ لوگوں کے اکثر فرائض فوت جاتے ہیں۔ بعض اوقات ظہر اور عصر کا جمع اور مغرب وعشاء کا جمع کرنا..... ترک نماز میں بیجا عذر بجز اپنے نفس کے کچے پن کے اور کچھ نہیں۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ میں ظلم نہ کرو۔ اپنے فرائض منصبی بجا لاؤ..... پس بالآخر میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے سچا رشتہ قائم کرو" ×

(تقریر ۲ مئی ۱۸۹۹ء) × "سب سے ضروری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ دل کو صاف کریں اور نیک اعمال کی طرف مشغول ہوں۔" (اشتہار دوائی طاعون)۔ "وہ تعلیم جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے۔ نیچے لکھدیتا ہوں" "تعلیم" "واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جبتک کہ دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا کے کلام میں یہ وعدہ ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری میں ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میری اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ انکا ایک قادر وقیوم خدا ہے جو خالق الکل ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے..... یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آرام پر اور اس کے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کیساتھ اس کی راہ میں صدق ووفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو۔ تم میں اور اس میں جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ تم مصیبت کو دیکھکر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی بات پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیتی سے مخلوق بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ..... خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے ×..... تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اسکو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دیگی۔ اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی چھوڑ دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ..... بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں حاصل نہیں کر سکتا ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرتمند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں اور چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے دور ہے..... سچے دل اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو..... اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ بھی ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے...... نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول نہیں اور شفیع مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور کسی غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ ...... یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخرکار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا۔ جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر نبی کا لقب پاتا ...... سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا ...... خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے × ...... ان سب باتوں کے بعد میں پھر کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا۔ دیکھو میں یہ کہکر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے اسکو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو اور دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کے لالچ کو نہیں چھوڑتا اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی اور بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں نہیں لگا رہتا ہے اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہے ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب کے ساتھ نرمی اور احسان سے معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے وہ کینہ پرور آدمی ہے اور میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک شخص جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو مرد اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور انکا ہمنشیں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانیوالا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ نہیں ہو سکتی ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے ...... جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی × ...... چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے × ...... تم راستباز اس وقت ہوگے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے کہ تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے دروازہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی ...... میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا ہے۔ تم اپنے دلوں کے دروازہ کھول دو تا ان میں داخل ہو اس درد کے لئے تم بچے کی طرح رونا شروع کرو کہ وہ درد پیدا ہو کر خود بخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق ہو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔ کیا ہی دشوار گذار راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر ان کے لئے آسان کیجاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں گر پڑتے ہیں ...... جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا اسی کے لئے تم پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے۔ اور زیاں کاری کا موجب ہو اور یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو وغیرہ × (کشتی نوح)

نوشتہ خاکسار نذیر حسین احمدی لاہور

وفد خلافت کی ناکام واپسی

ہندوستان میں خلافت کمیٹی نے جو وفد ابن سعود اور شریف علی میں صلح کرانے اور عرب میں جمہوریت قائم کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ نہایت ناکامی اور نامرادی کے ساتھ واپس آیا۔ وفد کو جدہ میں جو مشکل پیش آئی اس سے ناظرین واقف ہیں آخری لمحہ تک وفد مذکور ابن سعود کو گفت و شنود پر آمادہ کرنے کی ناکام کوشش کرتا رہا۔ اور بالآخر ۲۰ جنوری ۱۹۲۵ء کو نامراد واپس ہوا۔ معزز ہمعصر وحدت نے خوب لکھا ہے کہ "اب ہم وفد سے یہ مفصل سننے کے مشتاق ہیں کہ آیا تبدیل آب و ہوا کے علاوہ کوئی اور فائدہ بھی اس صرف زر کثیر اور تضیع وقت سے حاصل ہوا یا نہیں؟ اور سلطان ابن سعود کی جو مدح سرائی اور قصیدہ نگاری یہاں کی جاتی تھی اس کا اتنا بھی معاوضہ نہیں ملا کہ اسے کاش! کہ وہ اراکین وفد کا حرف مطلب سننے کے لئے اپنا گوش شنوا چند لمحہ کے لئے مستعار دے سکتے؟"

ناظرین! خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا ضرور دیں؟

آزمودہ را آزمودن خطا ست

ہندوستان کے مسلمان پہلے سے جانتے تھے کہ ان کے وفود اور ان کی درخواستوں کی کیا قیمت ہوا کرتی ہے خلافت کمیٹی کا کوئی وفد آج تک کامیاب نہیں ہوا خلافت کے عزل و نسخ پر جب خلافت کمیٹی نے وفد بھیجنا چاہا تو ترکوں نے اجازت ہی نہیں دی۔ اور ان کی درخواستوں کو ٹھکرا دیا۔ اب حجاز و نجد کی صلح کے لئے ہندوستان کے مسلمانوں کے نمایندے (بخیال خویش) جدہ تشریف لے گئے تھے اس کا نتیجہ بھی ظاہر ہو گیا خلافت کمیٹی کو اس سے سبق لینا چاہیئے وہ انگریزوں کو بلا وجہ کوستے رہتے ہیں اب مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ گھر میں ان کی قیمت کیا ہے۔ دوسرے ممالک کے مسلمان ان کی بات سننا تک گوارہ نہیں کرتے۔ اب مناسب ہے کہ ان بکھیڑوں کو چھوڑ کر خدمت اسلام کی صحیح راہ اختیار کریں ان وفود سے نہ پہلے کچھ ہوا اور نہ اب ہونے کی توقع ہے مسلمانوں کے لئے اب ایک ہی راہ باقی ہے کہ وہ

اعتصام بحبل اللہ کریں

اور خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو ارادہ فرمایا ہے اس کے ساتھ ہو جائیں۔

چھ لاکھ مسلمان پستی میں

سرویہ وہی ملک ہے جسکے شہزادے کے قتل پر تمام ملک یوروپ میں جنگ چھڑ گئی تھی اور پورے چھ سال تک رہی تھی اسکی حکومت عیسائی ہے۔ مگر وہاں مسلمانوں کی تعداد بھی چھ لاکھ ہے انہیں عربی جرمنی انگریزی فرانسیسی اطالوی روسی زبانیں جاننے والے کثیر التعداد مسلمان فاضل موجود ہیں لیکن مسلمانوں کا وہاں ایک بھی اخبار نہیں ہے حالانکہ جنگ سے پیشتر مسلمانوں کے ۳ سیاسی اور ۶ علمی رسائل تھے یہ لوگ ہر کی امداد کے طالب ہیں اور ہندوستان اور چین کے مسلمانوں سے رابطۂ اتحاد کے خواہشمند ہیں۔

عورتیں سرکاری خدمات سے برطرف

ترکی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ عورتیں سرکاری دفتروں کی ملازمت پر بحال نہیں رکھی جا سکتیں۔ اسوقت جتنی عورتیں سرکاری دفتروں میں ملازم ہیں ان کے تقرر کو عارضی سمجھنا چاہیئے۔ حکومت کو اس قانون کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اسلیئے کہ خواتین میں وہ قدرت اور اہلیت نہیں ہے جو کاروبار کی مشقت روزانہ معاملات کی محنت اور روزانہ مشکلات کیلیئے مردوں میں پائیجاتی ہے۔ عورتیں حکومت کے معاملات میں وہ صبر و تحمل نہیں دکھا سکتیں جو مختلف امور میں قدرتاً ضروری ہے۔

یونانی بطریق کو ترکی حکومت نے خارج از بلد کر دیا تھا یونانی حکومت چاہتی تھی کہ معاملہ عدالت ہیگ کے سپرد کر دیا جاوے لیکن ترکی نے جواب دیا ہے کہ داخلی معاملات میں کسی بیرونی طاقت یا جماعت کی مداخلت گوارا نہیں ہو سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی ضروریات کیلئے ایک لاکھ روپیہ مطلوب ہے

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد کہ تین ماہ میں جمع کرو

جماعت احمدیہ قادیان کے ایثار و اخلاص کا اظہار

ایک گھنٹہ میں تیرہ ہزار کے قریب نقد و وعدے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ سے پہلے جب جماعت سے مشورہ لیا تھا تو حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا تھا۔ کہ جماعت کو ان اخراجات کے برداشت کرنے کے لیئے تیار رہنا چاہیئے جو اس سفر اور بعد سفر ضروریات تبلیغ پر ہوگا۔ جماعت نے اس کا یقین دلایا اور خدا کے فضل اور رحم سے یہ سفر جس کامیابی ..... کا پیش خیمہ ہے۔ اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن قدرتی طور پر سلسلہ کے مالی معاملات پر اس کا اثر لازمی تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کی واپسی کے بعد دوسرے حالات اور واقعات نے جو آپ کو پیش آئے۔ سلسلہ کی مالی مشکلات کا آپ کی صحت پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ جلسے کی مصروفیت اور بعض دوسرے جلسہ کی مصروفیت اور بعض دوسرے امور مہمہ میں آپ کی مشغولیت نے اب تک کوئی موقع نہ دیا۔ کہ آپ جماعت اس رقم کے لئے جو سفر یورپ اور اس کے نتائج کی تبلیغی ضروریات کے جمع کرنے کی طرف توجہ دلا سکتے۔ لیکن اب آپ نے موقع نکال کر جماعت احمدیہ کو اس کے مالی فرض اور قرض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ ۱۱۔ فروری ۱۹۲۵ء کو بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں آپ نے

ایک لاکھ روپیہ کے لیئے اپیل سنایا

قادیان کی جماعت کی خوش قسمتی میں کیا شبہ ہے کہ

برکاتِ خلافت کو سب سے پہلے حاصل کرتی ہے

اور اس طرح پر اسے قدرتی طور پر سابق بالخیرات ہونے کا فضل ملا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ابھی تقریر کر ہی رہے تھے کہ احباب نے اپنے چندہ پیش کرنے شروع کر دیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت سے ایک لاکھ روپیہ کا اپیل کیا ہے اور اس رقم کو تین ماہ یعنی ۱۵۔ مئی ۱۹۲۵ء تک ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ قادیان کے غریب گھروں کے امیر مہاجرین نے جب حضرت خلیفۃ المسیح کے منہ سے

من انصاری الی اللہ

کے الفاظ سُنے تو پورے اخلاص اور جوش کے ساتھ

نحن انصار اللہ

کی صدا بلند کی۔ اور یہ صرف لفظاً نہیں بلکہ اس کے ساتھ عمل کی رُوح تھی۔ چنانچہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر نقد و وعدہ کی صورت میں

قریباً تیرہ ہزار روپیہ جمع ہو گیا

جماعت قادیان ساری کی ساری اس موقع پر موجود نہ تھی اس لیئے کہ پورے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تقریر کا اعلان نہیں ہو سکا تھا۔ تاہم حسن عقیدت اور اخلاص کے ساتھ مہاجرین قادیان نے اپنے جذبہ ایثار و قربانی کا اظہار کیا ہے۔ وہ ہر چند قابل ستائش و تقلید ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ مہاجرین قادیان جن برکات اور فیوض کے مورد اور مظاہر ہیں اس کے شکریہ میں اس کا نام قربانی یا ایثار رکھنا بھی وہ اپنے لیئے ایک شرم سمجھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ہم پر ایسے احسان کیئے ہیں کہ اس نے ہم کو

اپنے رسول کے تخت گاہ میں رہنے کا شرف دیا

ہم حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اور جانشین کے مُنہ سے تازہ بتازہ معرفت کی باتیں سنتے ہیں اور اس کی دعاؤں اور توجہ سے فیض پاتے ہیں اور جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے حقیقت میں اسی کے فضل اور فیض کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ پس اگر ایک مہینے کی آمدنی دے رہے ہیں تو یہ بھی اس کا احسان ہے۔ وہ سال بھر کی آمدنی نہیں لے رہا ہے بیشک ہم مہاجرین کے لیئے یہی قابل فخر امر ہے کہ ہم سب سے پہلے اس لازوال دولت اور نعمت کو پاتے ہیں۔ جو دوسروں کے پاس بعد میں جاتی ہے۔ غرض حضرت کی اس اپیل پر مجھے تو لفظ ارشاد پیارا معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی حضرت کا احسان ہے کہ وہ اس کو اپیل فرماتے ہیں) +

قادیان کے مہاجرین نے تیرہ ہزار کے قریب دیا ہے اور ابھی کام جاری ہے۔ ناظر بیت المال کا اندازہ ہے کہ یہ رقم بیس ہزار تک ہو جائے گی۔ اگر قادیان کی جماعت نے بیس ہزار دیا تو ساری جماعت یقیناً کم از کم ایک لاکھ جمع کرے گی۔ اس سے پہلے کوئی ایسی تحریک نہیں ہوئی کہ مطلوبہ رقم سے دو چند کے قریب جمع نہ ہوئی ہو۔ میں اس وقت اس سے زیادہ کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ حضرت اقدس کا اپیل شائع ہو رہا ہے۔ ان الفاظ میں جو برکت اور خداداد اثر ہے۔ وہ دوسروں میں نہیں میں نے شمولیت ثواب کے لیئے اور اس تحریک کو بطور خبر احباب تک پہنچانیکے لئے یہ نوٹ لکھ دیا ہے۔

کوئی احمدی اس تحریک میں شمولیت سے رہ نہ جاوے یاد رکھو کہ بڑے بڑے فضل آنے والے ہیں۔ اور کامیابیاں تمہارے انتظار میں ہیں۔ یہ ادنیٰ درجہ کی قربانیاں ہیں جو جو ہماری تطہیر کا موجب ہوں گی" اور ہم کو ان فیوض کے حصول کے قابل بنائیں گی۔ ایک لاکھ روپیہ کے جمع کرنیکے لیئے ہر احمدی کو ایک ماہ کی آمدنی دینی ہوگی۔ یہ تو ارشاد ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے قلب میں اس سے بڑھ کر قوت اور جوش پاتا ہے۔ اور وہ اس سے زیادہ دینا چاہتا ہے تو یقیناً وہ اپنے لیئے خدا کے فضلوں کے دروازوں کو بہت وسیع کرتا ہے +

پس تین ماہ کے اندر اندر ہر شخص کو اپنی ماہوار آمدنی ادا کر دینی چاہیئے یہ تمام رقوم ناظر بیت المال کے نام بھیجی جاویں اور کوپن منی آرڈر پر چندہ خاص لکھ دیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس چندہ خاص کی وجہ سے ماہواری اور مستقل چندوں پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس خدمت کے لیئے توفیق دے۔ اور ہماری اس ادنیٰ قربانی کو قبول فرماوے آمین۔

خوب یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ نے جس کام کا ارادہ کیا ہے اس کو اب کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ یہ تو اس کا فضل ہے کہ وہ ہم کو اس خدمت کے لیئے موقع دیتا ہے ورنہ سچ یہی ہے ؎

مفت است ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

تصویر وفد

بعض احباب تصویر وفد جو گذشتہ پرچہ میں شائع ہوئی ہے اس کی ایک کاپی مانگتے ہیں۔ انہیں یاد رہنا چاہیئے کہ چار کاپی سے کم میں نہیں بھیج سکتا۔

اس تصویر کے تیار کرانے پر امید سے زیادہ خرچ ہوا ہے۔ با ایں چار آنہ ایک تصویر کی قیمت کچھ بھی نہیں۔

مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیائے اسلام کا ہفتہ

صدر جمہوریہ ترکیہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا فروری ۱۹۲۵ء میں فرانس جائینگے

جمعیۃ العلماء سوڈان نے ایک جلسہ منعقد کرکے یہ فیصلہ کیا ہے کہ خطبۂ جمعہ میں **شاہ مصر** کے لیے دعا کیجاوے کیونکہ اب تک خلافت اسلامیہ کی بیعت ان سے نہیں کی گئی۔

غازی امیر عبدالکریم نے اعلان کیا ہے کہ اسپین اور جمہوریہ **ریف** کے درمیان صلح کی کوئی گفت و شنید نہیں ہوئی۔ ایک سال سے اسپین ہمارے پاس آدمی بھیج رہے ہیں مگر ہمنے انھیں نفرت کے ساتھ رد کردیا ہے۔ وہ ہمارے شرائط قبول کرنے پر مجبور ہیں اگر انھوں نے ایسا نہیں کیا تو وہ دن قریب ہے کہ ہماری فوجیں سمندر تک پونہچ جاویں۔

طیطوان کے قریب ریف اور ہسپانیہ کی فوجوں میں کئی گھنٹے تک معرکہ کارزار گرم رہا۔ ہسپانوی فوج کو شکست ہوئی اس فوج کا کمانڈر اور پانچ دوسرے افسر مارے گئے۔ اور بہت سا سامان افواج ریف کے قبضہ میں آیا۔

امام یحیےٰ حاکم یمن کی فوجی امداد پونہچ گئی ہے اور حدیدہ پر حملہ کی طیاریاں ہو رہی ہیں۔

مصر کی مغربی سرحد پر اطالوی فوجیں جمع ہو رہی ہیں فوجوں کی اس نقل و حرکت سے آیندہ کے انقلابات کا اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔

مصر میں انتخاب جدیدہ کا جو معرکہ گرم تھا محلہ کبیر کے بلوہ اور فساد کیوجہ سے سر دست ملتوی ہوگیا ہے تمام الزام زاغلول پارٹی کے ذمہ لگایا جاتا ہے۔

ابن سعود نے خاندان **شریف** کے ساتھ صلح کرنے سے بالکل انکار کر دیا ہے۔

سرحد عراق کے قریب نجدی فوج کے اجتماع سے عراق میں کھلبلی پڑ گئی ہے فیصل الدرویش نہایت جانفشانی سے نجد کے شمالی حصوں کی تنظیم میں مصروف ہے۔

یونانی بطریق کے اخراج سے ترکی اور یونان میں جو کشیدگی پیدا ہوگئی تھی وہ کم ہو رہی ہے۔

یونانی اپنا دارالسلطنت **ایتھنز** سے سالونیکا تبدیل کرنے کی فکر میں ہیں۔

ر کے ناظر حربیہ تحسین پاشا نے امیر عبداللہ کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ **ابن سعود** کا پاؤں امیر علی کے ہوائی جہاز کے گولہ سے اڑ گیا ہے اور آل سعود کے چار آدمی زخمی ہوئے ہیں۔

بمبئی کے بعض حلقوں میں یہ افواہ ہے کہ ابن سعود نے جدہ فتح کرلیا ہے۔ یہ خبر تصدیق طلب ہے۔

وزارت معارف جمہوریہ ترکی نے تین ترکی طلبہ کو وظیفہ دیکر موسیقی کی تعلیم اور کمال کے حصول کیلئے پیرس بھیجا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ترکی کی حکومت کدھر جا رہی ہے۔

جماعت فلق کے جدید جنرل سکرٹری عصمت پاشا کے مشورہ سے رجب نے فرار ہو گئے ہیں۔

سیام کے مسلمانوں کے ارتداد کے متعلق اخبار وکیل کے ایک نامہ نگار نے جو سیام سے آیا ہے تردید کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے **علماء** نے یہ بھی کوئی ترکیب چندہ کیلئے نکالی ہے۔

مسٹر گردھاری لعل اگروال لنڈن میں ایک ہندو مندر اور ہندو آشرم قایم کرنا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے مسٹر گردھاری لعل کو مسرت و نیز ہمدردی کا خط لکھا ہے۔

دیانند شتابدی کے زور شور سے منانے کے لیے آریہ سماج انتہائی کوشش کر رہی ہے۔ اپنے لیڈر کی یاد تازہ رکھنے اور اسکے ذریعہ قوم میں ایک روح پیدا کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے ایسے وقت میں علاقہ **ارتداد میں** بہت زور شور سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

بنارس یونیورسٹی کو ایک فرانسیسی خاتون نے اپنے شوہر کی یادگار میں جو ہندو مذہب اور ہندوؤں کا بڑا دوست تھا ایک بہت نفیس مجموعہ اور سوا دو لاکھ روپیہ یونیورسٹی کو دینا چاہا ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ اس روپیہ سے ایک عجایب خانہ بنایا جاوے جس میں اس کے شوہر کی چیزیں جسے اسنے بڑی محنت سے جمع کیا تھا رکھی جاویں

مہاراجہ پٹیالہ نے جمناسٹک کا ایک محفوظ مکان بنا دینے کیلئے دس ہزار روپیہ دیا ہے۔

فرقہ وارانہ نیابت کے متعلق مسٹر گاندھی نے ینگ انڈیا کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار اسطرح کیا ہے کہ میں اسکے سخت خلاف ہوں لیکن میں اسوقت تک ہر ایک بات کو مان لونگا جبتک مجھے یقین ہے کہ اس سے امن قایم رہتا ہے اور اسکا قبول کرنا دونو فریق کے لیے شریفانہ اور باعزت ہے۔

ممالک متحدہ میں طاعون نہایت خوفناک طور پر پھیلا ہوا ہے

ابن سعود اور امیر علی کی جنگ جدہ پر ہوگی اگرچہ [illegible] کو یقین ہے کہ وہ شہر کی حفاظت کامیابی سے کر سکیگا۔

ترکی کے جدید قانون معاشرۃ کی رو سے ترکی میں صرف سودیشی کپڑا اور جوتا استعمال کیا جائیگا۔ اسوقت یہ قانون مجلس وطنی کے ممبروں حکام مدرسین سرکاری عہدہ داروں اور سپاہ اور پولیس پر نافذ ہے۔

ہندوستان کی خبریں

پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کے ذریعہ پبلک سے درخواست کی ہے کہ اخلاقی یا کسی اور حیثیت سے اگر کوئی قابل اعتراض تماشہ سینما میں دکھایا جائے تو عوام کو چاہیئے کہ فوراً پنجاب گورنمنٹ کو اطلاع دیں۔ کیونکہ گورنمنٹ یہ ضروری نہیں سمجھتی کہ محض تماشوں کی نگرانی کیلئے صرف کثیر سے کوئی سٹاف مقرر کرے۔

نہایت افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ ٹراونکور کی مجلس واضع قوانین کے اجلاس میں اچھوت جاتیوں کو شارع عام پر چلنے کی مراعات کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش ہوئی طویل بحث کے بعد رائے عامہ کی مخالفت سے قرارداد مسترد ہوگئی یہ ننگ انسانیت فیصلہ ملک بھر میں نہایت نفرت کے ساتھ دیکھا جائے گا۔

اجمیر کے عرس پر زائرین اجمیر نے دعائیں کیں کہ اماکن مقدسہ سے وہابیوں کا اخراج ہو (الہی! یہ خانہ جنگی کب ختم ہوگی عرفانی)

وایسرائے ہند نے **جذامیوں** کے علاج و آرام کے لیے دردمندوں اور عورتوں سے اپیل کیا ہے کہ وہ اس نیک کام میں انکی مدد کریں۔

بنگال کے قانون جدید کی مخالفت اسمبلی کے اجلاس میں زور شور سے ہوئی۔ قانون کی منسوخی کی تائید میں ۵۸ اور مخالفت میں ۴۵ رائیں تھیں۔ اسطرح حکومت کو شکست ہوئی۔

ناگا قوم میں انسانی قربانی کا رواج پایا جاتا ہے گورنمنٹ یہ ہماس رواج کو بند کر دینے پر عملی کارروائی کر رہی ہے۔ اور اسیطرح غلامی کے انسداد کے لیے بھی کارگر کوششوں سے کام لے رہی ہے۔

بمبئی میں شیعہ کانفرنس کے لیے بڑے زور شور سے طیاریاں ہو رہی ہیں اسکے ساتھ شیعہ صنعتی نمائش بھی ہوگی۔

لاہور میں سٹینڈرڈ بنک آف انڈیا کے مینجنگ ڈائرکٹر سردار کشن سنگھ صاحب کو بالزام تغلب گرفتار کیا گیا ہے۔